© rasailojaraid.com

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

غزل

ازجناب الم صاحب مظفرنگری

ہزاروں منزلوں کا آپ حامل ہوتا جاتا ہے
فنا ہوکر جو گردِ راہِ منزل ہوتا جاتا ہے

مرا ذوقِ طلب اسدرجہ کامل ہوتا جاتا ہے
نظر میں عینِ حق ہر نقشِ باطل ہوتا جاتا ہے

ہلاکِ جلوہ ہر اک گام پر دل ہوتا جاتا ہے
دلیلِ راہ خود منزل بمنزل ہوتا جاتا ہے

بہت پچھتا رہے ہیں دل کو بربادِ ستم کرکے
کہ اب ہر ذرہ دل کی خاک کا دل ہوتا جاتا ہے

ہے غافل شمع بھی پروانہ بھی انجامِ محفل سے
جو آتا ہے وہی ہم رنگِ محفل ہوتا جاتا ہے

وہ کوئی اور ہونگے جن کو دورِ عشق راس آیا
ہمیں تو روزِ اول ہی سے مشکل ہوتا جاتا ہے

شفق کا باغ سینچا جا رہا ہے خونِ بسمل سے
فلک بھی تو زمینِ کوئے قاتل ہوتا جاتا ہے

مٹا دیتا کبھی کا میں حیاتِ جاودانی کو
مگر لطفِ حیاتِ عشق حائل ہوتا جاتا ہے

یہ مٹی بھی حجابِ حسن ہے جب سے یہ سمجھا ہوں
قدم رکھنا زمیں پر مجھکو مشکل ہوتا جاتا ہے

بدلتے جارہے ہیں قاعدے حسن و محبت کے
زمانہ اب مٹا دینے کے قابل ہوتا جاتا ہے

پیامِ عیش لیکر آئے ہیں حملے حوادث کے
ہمارے واسطے طوفان ساحل ہوتا جاتا ہے

ابھی تاروں میں چمکے تھے ابھی پھولوں میں آمہکے
الم پردے میں رہنا ان کو مشکل ہوتا جاتا ہے

© rasailojaraid.com